روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

جمعرات 9 جنوری 2014ء 7 ربیع الاول 1435 ہجری 9 صلح 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 8

نام اس کا ہے محمدؐ

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی روایت ہے کہ عبدالمطلب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیدائش کے ساتویں روز ختنہ کیا۔ ایک دعوت کی اور محمدؐ نام رکھا۔

(زادالمعاد از ابن قیم جلداول ،صفحہ50دارالکتب العلمیہ بیروت)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

قیامت کانمونہ روحانی حیات کے بخشنے میں اس ذات کامل الصفات نے دکھایا جس کا نام نامی محمدؐ ہے صلی اللہ علیہ وسلم۔ ساراقرآن اول سے آخر تک یہ شہادت دے رہاہے کہ یہ رسول اس وقت بھیجا گیا تھا کہ جب تمام قوتیں دنیا کی روح میں مرچکی تھیں اور فساد روحانی نے برو بحر کو ہلاک کر دیا تھا۔ تب اس رسول نے آ کر نئے سرے سے دنیا کوزندہ کیا اور زمین پر توحید کا دریا جاری کر دیا۔ اگر کوئی منصف فکر کرے کہ جزیرۂ عرب کے لوگ اول کیا تھے اور پھر اس رسول کی پیروی کے بعد کیا ہوگئے اور کیسی ان کی وحشیانہ حالت اعلیٰ درجہ کی انسانیت تک پہنچ گئی اور کس صدق وصفا سے انہوں نے اپنے ایمان کو اپنے خونوں کے بہانے سے اور اپنی جانوں کے فدا کرنے اور اپنے عزیزوں کو چھوڑنے اور اپنے مالوں اور عزتوں اور آراموں کو خدا تعالیٰ کی راہ میں لگانے سے ثابت کر دکھلایا تو بلاشبہ ان کی ثابت قدمی اور ان کا صدق اپنے پیارے رسول کی راہ میں ان کی جانفشانی ایک اعلیٰ درجہ کی کرامت کے رنگ میں اس کو نظر آئے گی۔ وہ پاک نظر ان کے وجودوں پر کچھ ایسا کام کرگئی کہ وہ اپنے آپ سے کھوئے گئے اور انہوں نے فنافی اللہ ہوکر صدق اور راستبازی کے وہ کام دکھلائے جس کی نظیر کسی قوم میں ملنا مشکل ہے۔ اور جو کچھ انہوں نے عقائد کے طور پر حاصل کیا تھا وہ یہ تعلیم نہ تھی کہ کسی عاجز انسان کو خدا مانا جائے یا خدا تعالیٰ کو بچوں کا محتاج ٹھہرایا جائے بلکہ انہوں نے حقیقی خدائے ذوالجلال جو ہمیشہ سے غیر متبدل اور حیّی وقیّوم اور ابن اور اب ہونے کی حاجات سے منزّہ اور موت اور پیدائش سے پاک ہے بذریعہ اپنے رسول کریم کے شناخت کرلیا تھا اور وہ لوگ سچ مچ موت کے گڑھے سے نکل کر پاک حیات کے بلند مینار پر کھڑے ہوگئے تھے اور ہر یک نے ایک تازہ زندگی پالی تھی اور اپنے ایمانوں میں ستاروں کی طرح چمک اٹھے تھے۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد5ص 204)

نصاب واقفین نو ششماہی سوئم

قرآن کریم مع ترجمہ: پارہ18 نصف آخر از حضرت میر محمد اسحاق صاحب

مطالعہ تفسیر: سورۃ الکہف کی تفسیر از تفسیر صغیر

تاریخ احمدیت: جماعت احمدیہ سے متعلق تاریخی معلومات از مکرم عبدالسمیع خان صاحب

مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود: ضرورت الامام

علمی مسائل: صداقت حضرت مسیح موعود قرآن کریم واحادیث کی روشنی میں

واقفین نو اس کی تیاری کریں۔ سیکرٹریان وقف نو، مربیان ومعلمین کرام تیاری میں واقفین نو کی مدد فرمائیں۔ 19 جنوری 2014ء کو امتحان ہوگا۔ مربیان، معلمین اور طلباء جامعہ احمدیہ اس امتحان میں شامل نہیں ہونگے۔ جو واقفین نو قبل ازیں ششماہی سوم کا امتحان دے چکے ہیں وہ بھی اگر دوبارہ شامل ہونا چاہیں تو ہوسکتے ہیں۔

(وکیل وقف نو تحریک جدید ربوہ)

چھوٹے بچوں کو حفاظتی ٹیکے لگوائیں

حکومت پاکستان کی طرف سے چھوٹے بچوں کو حفاظتی ٹیکے لگوائے جانے ضروری قرار دیئے گئے ہیں تاکہ آپ کے بچے صحت مند و توانا رہیں اور اپنے تمام معمولات زندگی بہتر طور پر سرانجام دے سکیں۔ حفاظتی ٹیکے نہ لگوانے کی صورت میں نہ صرف آپ کا اپنا بچہ خدانخواستہ کسی موذی بیماری میں مبتلا ہوسکتا ہے بلکہ معاشرہ میں دیگر افراد میں بیماری پھیلانے کا موجب بن سکتا ہے اور اس طرح سے یہ مرض وبا کی شکل اختیار کر سکتا ہے۔ لہٰذا احباب وخواتین اپنے چھوٹی عمر کے بچوں کو ان حفاظتی ٹیکوں کا کورس ضرور مکمل کروائیں۔

آئندہ سے نظارت تعلیم کے تعلیمی ادارہ جات میں پرائمری سیکشنز کے داخلہ جات کے وقت داخلہ فارمز ادارہ میں جمع کرواتے وقت بچوں کے حفاظتی ٹیکوں کے کارڈ بھی دیکھے جائیں گے۔

(نظارت تعلیم)

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد

یہ خدا ہے جو ہمارے سلسلہ کی شرط ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آنے والے مسیح کے متعلق فرمایا: وہ مال لٹائے گا لیکن کوئی اسے قبول نہیں کرے گا۔

(بخاری کتاب الانبیاء باب نزول عیسیٰ بن مریم)

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں: جو شخص ہماری کتابوں کو کم از کم تین دفعہ نہیں پڑھتا۔ اس میں ایک قسم کا کبر پایا جاتا ہے۔

(سیرت المہدی جلد اول حصہ دوم صفحہ:365)

حضور کی اس بات کو پورا کرنے کیلئے مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود کی ایک جلد ہر سال مطالعہ کے لئے رکھی جاتی ہے۔ کیونکہ جب تک ہم اِمامِ وقت کی تمام باتوں کو اچھی طرح نہیں پڑھیں گے تو ہمیں آپ کی تعلیم کے بارے میں کیسے پتا چلے گا۔

امسال روحانی خزائن کی جلد 19 مطالعہ کے لئے مقرر کی گئی ہے احباب اس کا بغور مطالعہ کریں اور اس کے امتحان میں بھی شامل ہوں۔ اس جلد کی پہلی کتاب کشتی نوح میں حضرت مسیح موعود نے اپنی تعلیم بیان فرمائی ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کے متعلق جو ذکر فرمایا ہے۔ اس میں سے چند اقتباسات احباب کے استفادہ کیلئے پیش ہیں۔ تا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات سے متعلق علم، اس کا صحیح عبد بننے کے لئے مددگار ہو۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

یہ خدا ہے جو ہمارے سلسلہ کی شرط ہے اس پر ایمان لاؤ اور اپنے نفس پر اور اپنے آراموں پر اور اس کے کل تعلقات پر اس کو مقدم رکھو اور عملی طور پر بہادری کے ساتھ اس کی راہ میں صدق و وفا دکھلاؤ دنیا اپنے اسباب اور اپنے عزیزوں پر اس کو مقدم نہیں رکھتی مگر تم اس کو مقدم رکھو۔ تا تم آسمان پر اس کی جماعت لکھے جاؤ۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 11)

فرمایا: تم میں اور اس میں کچھ جدائی نہ رہے اور تمہاری مرضی اس کی مرضی اور تمہاری خواہشیں اس کی خواہشیں ہو جائیں اور تمہارا سر ہر ایک وقت اور ہر ایک حالت مرادیابی اور نامرادی میں اُس کے آستانہ پر پڑا رہے تا جو چاہے سو کرے اگر تم ایسا کرو گے تو تم میں وہ خدا ظاہر ہوگا جس نے مدت سے اپنا چہرہ چھپا لیا ہے کیا کوئی تم میں ہے جو اس پر عمل کرے اور اس کی رضا کا طالب ہو جائے اور اس کی قضاء وقدر پر ناراض نہ ہو سو تم مصیبت کو دیکھ کر اور بھی قدم آگے رکھو کہ یہ تمہاری ترقی کا ذریعہ ہے۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 11)

آپ ہر کام میں اللہ تعالیٰ سے حقیقی توفیق مانگنے کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں: چاہئے کہ تمہارے ہر ایک کام میں خواہ دنیا کا ہو خواہ دین کا خدا سے طاقت اور توفیق مانگنے کا سلسلہ جاری رہے لیکن نہ صرف خشک ہونٹوں سے بلکہ چاہئے کہ تمہارا سچ مچ یہ عقیدہ ہو کہ ہر ایک برکت آسمان سے ہی اُترتی ہے تم راست باز اُس وقت بنو گے جبکہ تم ایسے ہو جاؤ کہ ہر ایک کام کے وقت ہر ایک مشکل کے وقت قبل اس کے جو تم کوئی تدبیر کرو اپنا دروازہ بند کرو اور خدا کے آستانہ پر گرو کہ ہمیں یہ مشکل پیش ہے اپنے فضل سے مشکل کشائی فرما تب روح القدس تمہاری مدد کرے گی اور غیب سے کوئی راہ تمہارے لئے کھولی جائے گی۔

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 23)

فرمایا: اور جو لوگ خدا سے بکلی علاقہ توڑ چکے ہیں اور ہمہ تن اسباب پر گر گئے ہیں یہاں تک کہ طاقت مانگنے کے لئے وہ منہ سے انشاءاللہ بھی نہیں نکالتے اُن کے پیرو مت بن جاؤ۔ خدا تمہاری آنکھیں کھولے تا تمہیں معلوم ہو کہ تمہارا خدا تمہاری تمام تدابیر کا شہتیر ہے اگر شہتیر گر جائے تو کیا کَڑیاں اپنی چھت پر قائم رہ سکتی ہیں۔ نہیں بلکہ یکدفعہ گریں گی۔ اور احتمال ہے کہ اُن سے کئی خون بھی ہو جائیں۔ اسی طرح تمہاری تدابیر بغیر خدا کی مدد کے قائم نہیں رہ سکتیں اگر تم اس سے مدد نہیں مانگو گے اور اس سے طاقت مانگنا اپنا اصول نہیں ٹھہراؤ گے تو تمہیں کوئی کامیابی حاصل نہیں ہوگی۔

(کشتی نوحِ۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 23)

آپ سچی خوشحالی اور اس کے حصول کا طریق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: سچی خوش حالی کا سرچشمہ خدا ہے پس جبکہ اس حی و قیوم خدا سے یہ لوگ بے خبر ہی بلکہ لاپرواہیں اور اس سے منہ پھیر رہے ہیں تو سچی خوشحالی اُن کو کہاں نصیب ہو سکتی ہے مبارک ہو اُس انسان کو جو اس راز کو سمجھ لے اور ہلاک ہو گیا وہ شخص جس نے اس راز کو نہیں سمجھا۔ اسی طرح تمہیں چاہئے کہ اس دنیا کے فلسفیوں کی پیروی مت کرو اور ان کو عزت کی نِگہ سے مت دیکھو کہ یہ سب نادانیاں ہیں سچا فلسفہ وہ ہے جو خدا نے تمہیں اپنی کلام میں سکھلایا ہے ہلاک ہو گئے وہ لوگ جو اس دنیوی فلسفہ کے عاشق ہیں اور کامیاب ہیں وہ لوگ جنہوں نے سچے علم اور فلسفہ کو خدا کی کتاب میں ڈھونڈا۔ نادانی کی راہیں کیوں اختیار کرتے ہو کیا تم خدا کو وہ باتیں سکھلاؤ گے جو اُسے معلوم نہیں۔ کیا تم اندھوں کے پیچھے دوڑتے ہو کہ وہ تمہیں راہ دکھلاویں۔ اے نادانو! وہ جو خود اندھا ہے وہ تمہیں کیا راہ دکھائے گا بلکہ سچا فلسفہ روح القدس سے حاصل ہوتا ہے جس کا تمہیں وعدہ دیا گیا ہے تم رُوح کے وسیلہ سے ان پاک عُلُوم تک پہنچائے جاؤ گے جن تک غیروں کی رسائی نہیں اگر صدق سے مانگو تو آخر تم اُسے پاؤ گے۔ (کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 24)

نیز فرمایا: ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوب صورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دِلوں میں بٹھادوں۔ کس دف سے میں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سن لیں اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سننے کیلئے لوگوں کے کان کھلیں۔

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 22،21)

آپ فرماتے ہیں: اس چشمہ کے پیاسے بنو کہ پانی خود بخود آجائے گا اس دودھ کے لئے تم بچہ کی طرح رونا شروع کرو کہ دودھ پستان سے خود بخود اتر آئے گا۔ رحم کے لائق بنو تا تم پر رحم کیا جائے اضطراب دکھلاؤ تا تسلی پاؤ بار بار چلاؤ تا ایک ہاتھ تمہیں پکڑ لے کیا ہی دشوار گزار وہ راہ ہے جو خدا کی راہ ہے۔ پر اُن کے لئے آسان کی جاتی ہے جو مرنے کی نیت سے اس اتھاہ گڑھے میں پڑتے ہیں وہ اپنے دلوں میں فیصلہ کر لیتے ہیں کہ ہمیں آگ منظور ہے ہم اس میں اپنے محبوب کے لئے جلیں گے پھر وہ آگ میں اپنے تئیں ڈال دیتے ہیں پس کیا دیکھتے ہیں کہ وہ بہشت ہے، یہی ہے جو خدا نے فرمایا...... یعنی اے بُرو اور اے نیکو! تم میں سے کوئی بھی نہیں جو جہنم کی آگ پر گزر نہ کرے مگر وہ جو خدا کے لئے اُس آگ میں پڑتے ہیں وہ نجات دیئے جائیں گے لیکن وہ جو اپنے نفس امارہ کے لئے آگ پر چلتا ہے وہ آگ اُسے کھا جائے گی۔ پس مبارک وہ جو خدا کے لئے اپنے نفس سے جنگ کرتے ہیں اور بد بخت وہ جو اپنے نفس کے لئے خدا سے جنگ کر رہے ہیں اور اس سے موافقت نہیں کرتے جو شخص اپنے نفس کے لئے خدا کے حکم کو ٹالتا ہے وہ آسمان میں ہرگز داخل نہیں ہوگا سو تم کوشش کرو جو ایک نقطہ یا ایک شعشہ قرآن شریف کا بھی تم پر گواہی نہ دے تا تم اسی کے لئے پکڑے نہ جاؤ کیونکہ ایک ذرہ بدی کا بھی قابل پاداش ہے وقت تھوڑا ہے اور کارِ عمر ناپیدا تیز قدم اُٹھاؤ جو شام نزدیک ہے جو کچھ پیش کرنا ہے وہ بار بار دیکھ لو ایسا نہ ہو کہ کچھ رہ جائے اور زِیان کارِی کا موجب ہو یا سب گندی اور کھوٹی متاع ہو جو شاہی دربار میں پیش کرنے کے لائق نہ ہو۔

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 26،25)

تاروں کے ٹوٹنے کا غیر معمولی نظارہ

حضرت خان صاحب ذوالفقار علی خاں رامپوری (برادر اکبر علی برادران) کی چشمدید شہادت

1884ء میں جب کہ میں سکول میں پڑھتا تھا۔ ایک رات کو تاروں کے ٹوٹنے کا غیر معمولی نظارہ دیکھنے میں آیا، رات کے ایک لمبے حصہ میں تارے ٹوٹتے رہے اور اس کثرت سے ٹوٹے کہ یوں معلوم ہوتا تھا کہ تیروں کی بارش ہو رہی ہے۔ ایک حصہ تاروں کا ٹوٹ کر ایک طرف جاتا اور دوسرا دوسری طرف اور ایسا نظر آتا کہ گویا فضا میں تاروں کی ایک جنگ جاری ہے۔ یہ سلسلہ 10 بجے شب سے لے کر 4 بجے شب تک جاری رہا۔ میں نے اس واقعہ کا ذکر ایک مجلس میں غالباً 1910ء میں کیا تھا تو ایک بہت شریف اور عابد و زاہد معمر انسان نے کہا کہ مجھے بھی وہ رات یاد ہے۔ میرے پیر و مرشد حضرت قبلہ علامہ مولوی ارشاد حسین صاحب نوراللہ مرقدہٗ نے یہ عالم دیکھ کر فرمایا تھا کہ ظہور حضرت امام مہدی ہو گیا ہے۔ یہ اسی کی علامت ہے۔ مولوی ارشاد حسین صاحب زبردست علماء میں سے تھے۔ انصار الحق وغیرہ آپ کی مشہور تصانیف ہیں:۔

(سیرت المہدی جلد دوم ص 20-21)

وہ آیا منتظر جس کے تھے دن رات
معمہ کھل گیا روشن ہوئی بات
دکھائیں آسماں نے ساری آیات
زمیں نے وقت کی دے دیں شہادات
خدا نے اک جہاں کو یہ سنا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

پس ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں توفیق دی کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عاشق صادق اور خدا کے پہلوان کو پہچانا اور مانا اور اس مسیح و مہدی کی جماعت میں شامل ہوئے۔ لیکن ہمارا اس جماعت میں شامل ہونا، ہمارا حضرت مسیح موعود کو ماننا اس صورت میں فائدہ دے گا جب ہم اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے اپنے پیدا کرنے والے خدا جو بے حد مہربان اور رحمان و رحیم خدا ہے کے آگے جھکنے والے بنیں گے۔ اس کی عبادت سے غافل نہیں ہوں گے۔

(خطبات مسرور جلد 4 صفحہ 179، 180)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب۔ امام بیت الفضل لندن

تقریر جلسہ سالانہ برطانیہ 2013ء

حضرت مسیح موعود کا جذبۂ خدمتِ دین

(قسط دوم آخر)

بیماری کی حالت میں بھی قلمی جہاد جاری

حضرت مسیح پاک کی ساری زندگی خدمتِ دین کی خاطر مسلسل جہاد سے عبارت تھی۔ یہ جذبہ آپ کی ساری زندگی میں جلوہ گر نظر آتا ہے۔ قلمی جہاد کا جو سلسلہ آپ نے ابتدائی زمانہ میں شروع فرمایا وہ زندگی کے آخری لمحات تک جاری رہا۔ ابتدائی زندگی میں مددگار تھوڑے تھے اور سہولیات بھی نہ ہونے کے برابر تھیں۔ اِن حالات میں آپ بسا اوقات بالکل یکا و تنہا ساری بھاگ دوڑ کرتے۔ خود مضمون لکھتے۔ خود اسے کاتب کے پاس لے جاتے۔ خود درستی کرواتے۔ اور خود ہی اشاعت کے لئے پریس لے کر جاتے اور یہ سب کچھ خدمتِ دین کے بے پناہ جذبہ سے سرانجام دیتے۔

ذرا تصور کیجئے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ بزرگ فرستادہ اپنے گھر کے اندرونی صحن میں دفاعِ دین میں کتابیں لکھنے میں مصروف ہے۔ ایک دوات ایک طرف طاقچہ میں رکھی ہے اور دوسری دوسرے کنارے پر۔ چلتے چلتے کاغذ ہاتھ میں پکڑے مضمون لکھ رہے ہیں۔ قلم کی سیاہی کم ہو جاتی ہے تو دوات میں ڈبو لیتے ہیں۔ موسم کی سختی سے بے نیاز، سخت گرمی اور سخت سردی کی حالت میں بھی یہ جہاد جاری رہتا۔ صحت کی حالت میں بھی اور بیماری کی حالت میں بھی۔ آپ نے اپنی تصانیف کے بعض حصّے سخت بیماری کی حالت میں لکھے۔ اپنی آخری تصنیف پیغامِ صلح کا مضمون وفات سے صرف ایک روز قبل 25 مئی 1908ء کی شام کو مکمل کیا جبکہ آپ کو اسہال کی شکایت تھی۔ طبیعت نڈھال تھی لیکن آپ نے اسی حالت میں جس حد تک ہو سکا مضمون مکمل کر کے کاتب کے سپرد کیا۔ اور پھر اپنے سفرِ آخرت کے لئے تیار ہو گئے۔ آپ کی زندگی کے آخری لمحات کا یہ نقشہ شاہد ہے کہ حضرت مسیح موعود کی ساری زندگی جذبۂ خدمتِ دین سے بھرپور تھی۔

آقائے نامدار کے قدموں پر

حضرت مسیح موعود کے غیر معمولی جذبۂ خدمت کا ایک شاندار ظہور اس وقت ہوا جب 1893ء میں آپ نے اپنی معرکۃ الآراء کتاب ''آئینہ کمالاتِ اسلام'' تصنیف فرمائی۔ اس کتاب میں آپ نے التبلیغ کے نام سے عربی زبان میں ایک تفصیلی مکتوب فقراء اور مشائخ ہند کے نام لکھا۔ اس میں بطور خاص 23 صفحات پر محیط ایک خاص حصہ اُس زمانہ کی طاقتور ملکہ وکٹوریہ کے نام لکھا جس میں آپ نے اپنے آقائے نامدار کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے ملکہ معظّمہ کو دعوتِ حق دی۔

جس قوت اور شوکت سے آپ نے سلطنت برطانیہ کی ملکہ کو یہ پیغامِ حق دیا، وہ آپ کے دلی جذبات کا آئینہ دار ہے جو خدمت و اشاعت حق کے حوالہ سے آپ کے دل میں موجزن تھے۔ آپ کی اِس آوازِ حق کو یہ پذیرائی ملی کہ ملکہ وکٹوریہ نے حضرت اقدس کی خدمت میں شکریہ کا خط ارسال کیا اور خواہش کی کہ حضور اپنی دیگر تصانیف بھی ارسال فرمائیں۔

آپ کا یہ مجاہدانہ کارنامہ ایسا شاندار تھا کہ سابق ریاست بہاولپور کے ایک صاحبِ کشف بزرگ حضرت خواجہ غلام فرید صاحب آف چاچڑاں شریف نے آپ کو زبردست خراج عقیدت پیش کیا اور لکھا کہ

''دینِ......کی حمایت کے لیے آپ نے ایسی کمر ہمت باندھی ہے کہ ملکہ وکٹوریہ کو......کا پیغام دیا ہے....آپ کی تمام تر سعی جدوجہد یہ ہے کہ...توحید قائم ہو جائے''

(تاریخ احمدیت جلد اوّل صفحہ 476-477)

اسی جذبہ کی وجہ سے حضرت مسیح موعود نے 1897ء میں ملکہ وکٹوریہ کی ساٹھ سالہ جوبلی کے موقع پر ایک رسالہ تحفہء قیصریہ کے نام سے لکھا جس میں ملکہ معظّمہ کو دوسری بار پُر جوش انداز میں دعوتِ حق دی۔ بعد ازاں 1899ء میں ایک بار پھر اس پیغام حق کی یاددہانی کے طور پر رسالہ ''ستارہ قیصریہ'' تحریر فرمایا۔

یہ دونوں کتب آپ کے جوش اور خدمتِ کا شاہکار ہیں۔ خدمتِ کا یہ نرالا انداز ایسا منفرد تھا کہ کسی اور فرد یا ادارہ کو ایسی توفیق یا سعادت نہ مل سکی بلکہ اس کا خیال تک بھی نہ آیا۔

خدمت دین کی راہ میں ہر دکھ اٹھانے کو تیار

حضرت مسیح موعود کے جذبہء خدمت کا یہ پہلو کس قدر ایمان افروز ہے کہ ایک طرف تو آپ نے اس میدان میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا اور دشمنان کے مقابل پر ہر محاذ پر ایسا کامیاب دفاع کیا کہ آپ کی وفات پر جماعت کے حق گو مخالفین نے آپ کو ''......کا ایک بہت بڑا پہلوان'' اور ''ایک فتح نصیب جرنیل'' کے القاب سے یاد کیا۔ اور تسلیم کیا کہ آپ نے ''ہندوستان سے لے کر ولایت تک کے پادریوں کو شکست دیدی''۔ دوسری طرف اس چومکھی لڑائی میں ہر دکھ اور تکلیف کو برداشت کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہتے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور حفاظت کا سایہ آپ کے سر پر تھا اگرچہ دشمنوں کی ہمیشہ یہ کوشش رہی کہ کسی طرح مسیح موعود کی ذلت اور رسوائی کی کوئی صورت بن سکے۔ بہت سے ایسے واقعات ہوئے جن میں معاملہ اس قدر نازک رنگ اختیار کر گیا کہ گویا قانونی گرفت کا آخری مرحلہ آ گیا۔ لیکن آپ کا ردِّ عمل کیسا ایمان افروز تھا کہ وہ حق کی خاطر ہر تکلیف اور آزار کو قبول کرنے کو تیار نظر آتا ہے مگر ساتھ کے ساتھ خدائی تائید ونصرت پر کامل یقین بھی ہے اس کی ایک مثال عرض کرتا ہوں۔

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی روایت کرتے ہیں کہ ایک موقع پر پولیس کا ایک افسر اچانک مسیح پاک کے گھر کی تلاشی کے لئے آ گیا۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب کو جب یہ خبر ہوئی تو وہ سخت گھبراہٹ کی حالت میں بھاگتے ہوئے آئے اور مسیح پاک کو بتایا کہ پولیس افسر وارنٹ گرفتاری اور ہتھکڑیوں کے ساتھ آ رہا ہے۔ حضرت صاحب اُس وقت کتاب نور القرآن تصنیف فرما رہے تھے۔ آپ نے سر اٹھا کر مسکراتے ہوئے نہایت اطمینان سے فرمایا:

''میر صاحب! لوگ دنیا کی خوشیوں میں چاندی سونے کے کنگن پہنا کرتے ہیں۔ ہم سمجھ لیں گے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں لوہے کے کنگن پہن لئے۔''

ساتھ ہی اللہ تعالیٰ پر کامل توکل کے ساتھ فرمایا:

''مگر ایسا نہ ہو گا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی اپنی گورنمنٹ کے مصالح ہوتے ہیں۔ وہ اپنے خلفائے مامورین کی ایسی رسوائی پسند نہیں کرتا''

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 305)

اور دنیا نے دیکھا کہ خدمتِ حق کی راہ میں اپنے آپ کو ہر امتحان کے لئے پیش کرنے والا وجود ہر ذلت ورسوائی سے ہمیشہ محفوظ رہا!

شدید مخالفت کے باوجود استقامت

اہل دنیا کی یہ ریت ازل سے جاری ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آنے والوں کی ہمیشہ شدید مخالفت ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود کے ساتھ بھی بعینہٖ یہی ہوا لیکن آپ نے جذبۂ خدمت سے سرشار ہو کر ہر آزمائش اور مشکل ترین گھڑی میں بے نظیر استقامت اور صبر کا نمونہ دکھایا اور خدمت کے مقدس جہاد میں سرِ مُو فرق نہیں آنے دیا۔ آپ کا یہ وصف اتنا نمایاں تھا کہ مخالفین نے اختلاف رائے کے باوجود اس بات کا اعتراف کیا۔ مخالفین کے چند اعترافات پیش کرتا ہوں۔

آپ کی وفات پر ایک آریہ رسالہ کے ایڈیٹر نے لکھا کہ:۔

''مرزا صاحب اپنے آخری دَم تک اپنے مقصد پر ڈٹے رہے اور ہزاروں مخالفتوں کے باوجود ذرا بھی لغزش نہیں کھائی۔'' (رسالہ ''اندر'' لاہور)

اِسی طرح ایک عیسائی مصنّف H.A.WALTER نے لکھا کہ:۔

''مرزا صاحب کی اختلافی جرأت جو انہوں نے اپنے مخالفوں کی طرف سے شدید مخالفت اور ایذا رسانی کے مقابلہ میں دکھائی یقیناً بہت قابلِ تعریف ہے۔''

(انگریزی رسالہ احمدیہ مُوومنٹ)

اور ایک مسلمان اخبار نے لکھا کہ:۔

''مرزا مرحوم نے مخالفتوں اور نکتہ چینیوں کی آگ میں سے ہو کر اپنا رستہ صاف کیا اور ترقی کے انتہائی عروج تک پہنچ گیا۔''

(کرزن گزٹ۔ دہلی)

میں ساری جائیداد قربان کرنے کو تیار

حضرت مسیح پاک نے خدمت کا آغاز بہت ابتدائی زمانہ سے ہی کر دیا تھا۔ اخبارات میں دین، قرآن مجید اور رسولِ پاک ﷺ کے خلاف چھپنے والے اعتراضات کے جوابات مضامین کی صورت میں دیتے۔ جب دیکھا کہ مخالفین کی طرف سے یہ سلسلہ بڑھتا جا رہا ہے تو آپ کے دل میں غیرتِ دین کے جذبہ نے جوش مارا اور آپ نے اللہ تعالیٰ کی خاص الخاص تائید ونصرت سے ایک معرکۃ الآرا کتاب براہین احمدیہ کے لکھنے کا آغاز فرمایا۔ یہ ایسی عظیم الشان کتاب ہے کہ کوئی دشمنِ آج تک اُن دلائل اور براہین کا جواب لکھنے پر قادر نہیں ہو سکا۔

جب کتاب کا پہلا حصہ شائع ہوا تو آپ نے سب منکرینِ کو دعوتِ مقابلہ دی کہ اگر وہ دین کی بیان کردہ خوبیوں کے مقابل پر وہی خوبیاں اپنے مذہب میں دکھا دیں یا ان سے نصف یا تیسرا حصہ یا چوتھا حصہ یا پانچواں حصہ ہی اپنے مذہب میں ثابت کر دیں یا کم از کم ہمارے پیش کردہ دلائل کو توڑ کر دکھا دیں تو میں اپنی ساری کی ساری جائیداد جس کی قیمت دس ہزار روپے کے قریب ہے ایسے شخص کو بطور انعام دینے کے لئے تیار ہوں۔

یہ کوئی معمولی بات نہ تھی۔ ایک طرف اپنی صداقت اور اپنے بیان کردہ دلائل کی برتری پر کامل یقین ظاہر ہوتا ہے اور دوسرے آپ کا جذبۂ خدمتِ دین بھی خوب کھل کر آشکار ہوتا ہے کہ دین کی سربلندی کی خاطر آپ اپنا سب کچھ قربان کرنے کو تیار تھے۔ آپ نے اپنی ساری جائیداد پیش کر دی لیکن کوئی مخالف اس میدانِ

مقابلہ میں اترنے کی جرأت نہ کرسکا۔

جملہ مذاہب باطلہ کو مقابلہ کی دعوت

حضرت اقدس مسیح موعودکی بعثت کا بنیادی مقصد احیائے حق اور جملہ مذاہبِ عالم پر دین کو غالب کرنا تھا۔ یہی آپ کی زندگی کا مقصد تھا اور آپ کو اپنی جان سے بڑھ کر عزیز تھا۔ آپ نے اِس بلند مقصد کی خاطر اپنی ساری زندگی بسر کی۔ یہی جذبۂ خدمتِ دین آپ کی زندگی کے ایک جلی عنوان کے طور پر جگمگا تا نظر آتا ہے۔

اس کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ آپ نے دنیا کے سب مذاہب کو بار ہا مقابلہ کی دعوت دی اور بڑے زوردار انداز میں دی۔ اس کی ایک مثال عرض کرتا ہوں۔ 1893ء میں آپ نے اپنی کتاب ’’آئینہ کمالات اسلام‘‘ میں فرمایا:

’’اب اگر کوئی سچ کا طالب ہے خواہ وہ ہندو ہے یا عیسائی یا آریہ یا یہودی یا برہمو یا کوئی اور ہے اس کے لئے یہ خوب موقعہ ہے جو میرے مقابل پر کھڑا ہوجائے۔ اگر وہ امورِ غیبیہ کے ظاہر ہونے اور دعاؤں کے قبول ہونے میں میرا مقابلہ کرسکا تو میں اللہ جلّ شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اپنی تمام جائیداد غیر منقولہ جو دس ہزار روپیہ کے قریب ہوگی اس کے حوالہ کردوں گا یا جس طور سے اس کی تسلی ہو سکے اُس طور سے تاوان ادا کرنے میں اس کو تسلی دوں گا۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات جلداول صفحہ 349)

آپ کی یہ دعوتِ مقابلہ دنیا کے سب مذاہب کے نام تھی۔ لیکن کسی مذہب کا کوئی شخص مقابلہ کے لئے تیار نہ ہوا۔ آپ نے کیا خوب فرمایا:

آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

اختتامیہ:

آج کی اس بابرکت مجلس میں ہم نے امام الزمان سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود وامام مہدی کے جذبہ ءخدمتِ دین کا کچھ تذکرہ سنا۔ حق یہ ہے کہ ان باتوں کو سن کر، اپنے آپ پر نظر کرتے ہوئے ایک احمدی کی آنکھیں جھک جاتی ہیں اور دل، شرم اور ندامت سے بھر جاتا ہے کہ آپ نے تو اپنے اور ہمارے آقا محمد مصطفےٰ ﷺ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے خدمتِ دین کی مقدس راہ میں اپنی ساری زندگی، وقت کا ایک ایک لمحہ اور خدا داد صلاحیتوں اور طاقتوں کا ایک ایک ذرہ قربان کر دیا۔ اور ایک ہم ہیں کہ خدمتِ دین کا جذبہ تو رکھتے ہیں لیکن عملی میدان میں ابھی پا پیادہ ہیں۔ عہدِ بیعت کے تقاضے بہت بلند ہیں۔ غلبہء دین کی آخری منزل دور افق پر نظر آتی ہے اور ہمارے قدم ابھی بہت آہستہ ہیں۔

خدمتِ دین کے علمبردارو! دیکھو کہ تمہارا قافلہ سالار، تمہارا محبوب امام، کب سے تمہیں بلا رہا ہے۔ آؤ! اور خدمتِ دین کے میدان میں اترتے ہوئے اپنے سب عہد و پیمان سچ کر دکھاؤ۔ دیکھو! یہ میدان بہت وسیع ہے اور مخلص اور جاں نثار احمدی خدمت گزاروں کی آمد کا منتظر ہے۔

پس اے مسیح موعود کے جاں نثارو! مردانہ وار آگے بڑھو اور ساری دنیا کو محمد مصطفےٰ ﷺ کے نور سے بھر دو۔ قریہ قریہ دین کی منادی کرو اور ساری دنیا میں توحید کا علم لہراتے ہوئے اپنا سب کچھ اس راہ میں قربان کردو!

آخر میں حضرت مسیح پاک کا ایک دلگداز حوالہ پیش کرتا ہوں۔ احباب سے درخواست ہے کہ بہت غور اور توجہ سے سماعت فرمائیں اور اپنے دلوں میں جگہ دیں۔ حضرت مسیح پاک نے ہم سب کو، ہاں ہم سب کو، مخاطب کرتے ہوئے بڑے درد سے فرمایا ہے:

’’میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اپنی جماعت کو وصیّت کروں اور یہ بات پہنچادوں۔ آئندہ ہر ایک کا اختیار ہے کہ وہ اُسے سنے یا نہ سنے کہ اگر کوئی نجات چاہتا ہے اور حیاتِ طیبہ یا ابدی زندگی کا طلب گار ہے تو وہ اللہ کے لئے اپنی زندگی وقف کرے اور ہر ایک اس کوشش اور فکر میں لگ جاوے کہ وہ اُس درجہ اور مرتبہ کو حاصل کرے کہ کہہ سکے کہ میری زندگی، میری موت، میری قربانیاں، میری نمازیں اللہ ہی کے لئے ہیں اور حضرت ابراہیمؑ کی طرح اُس کی روح بول اٹھے۔ اَسۡلَمۡتُ لِرَبِّ الۡعَالَمِیۡن جب تک انسان خدا میں کھویا نہیں جاتا، خدا میں ہو کر نہیں مرتا، وہ نئی زندگی پا نہیں سکتا۔

آپ فرماتے ہیں:

پس تم، جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو، تم دیکھتے ہو کہ خدا کے لئے زندگی کا وقف میں اپنی زندگی کی اصل غرض سمجھتا ہوں۔ پھر تم اپنے اندر دیکھو کہ تم میں سے کتنے ہیں جو میرے اِس فعل کو اپنے لئے پسند کرتے اور خدا کے لئے زندگی وقف کرنے کو عزیز رکھتے ہیں۔‘‘ (ملفوظات جلد دوم صفحہ 100)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو یہ توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مکرم محمد نعمان سمیع صاحب

سکرین (مصنوعی مٹھاس) کا تعارف اور نقصانات

سکرین۔ نیکٹا سویٹ (Necta Sweet)، سویٹ اینڈ لو (Sweet and Low) وغیرہ جیسے ناموں سے مشہور ہے۔ خاکسار نے اس پر تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ 1878ء میں کونسٹنٹن فالبرگ (Constantin Fahlberg) نے جوہن ہاپکنز یونیورسٹی (John Hopkins University) امریکہ میں کول ٹار (Coal Tar) پر کام کے دوران اپنے ہاتھوں پر مٹھاس محسوس کی یہ مٹھاس اس کمپاؤنڈ کول ٹار (Coal Tar) کی تھی جس پر وہ ان دنوں کام کررہے تھے۔ فالبرگ اور ریمسن (Remsen) نے 1879/80ء میں بینزوئیک سلفیمائیڈ (Benzoic sulfimide) پر ایک آرٹیکل لکھا۔ اس مصنوعی مٹھاس کا بنیادی مرکب بینزوئیک سلفیمائیڈ ہے۔ جسے فالبرگ نے سکرین (Saccharin) کا نام چینی کی مشابہت کی وجہ سے دیا۔ کیمیائی فارمولا $C_7H_5NO_3S$ ہے۔ فالبرگ نے سکرین کی ایجاد کے دو سال بعد اس مادے کو سیبروب آف مگڈبرگ (Suburb of Magdeburg) جرمنی کی فیکٹری کے لئے بنانا شروع کیا اور خوب دولت کمائی۔

سکرین سفید کرسٹل پاؤڈر ہے جو چینی کے مشابہ ناپید حراروں (Calorie-Free) پر مشتمل ہے یہ کسی بھی مائع میں غیر حل پذیر ہے۔ اور غیر ہاضم ہے۔ گرم کرنے پر یہ اپنے اجزاء میں تقسیم ہوجاتا ہے مگر عام طور پر خوردنی اشیاء میں حل ہوئے بغیر اپنی حالت قائم رکھتا ہے۔ اس وجہ سے اس کا سفید پاؤڈر (Sodium Salt) عام استعمال ہوتا ہے۔ سکرین چینی یا سکروز (Sucrose) سے 200 تا 700 گنا میٹھا ہے۔ چینی کی نسبت بہت قلیل مقدار میں ڈالنے کی وجہ سے بہت ساری کمپنیاں استعمال کر رہی ہیں جیسے سوڈا بنانے والی فیکٹریاں، بسکٹ، کیک، وٹامنز اور ادویات میں بھی کم کیلوریز کی وجہ سے ڈال دیتی ہیں۔ پہلی اور دوسری جنگ عظیم میں بھی چینی کی کم یابی کی وجہ سے سکرین کا استعمال نعم البدل کے طور پر کیا گیا اور اس طرح اس کا استعمال بڑھ گیا۔ سکرین کو 1960,70ء کی دہائی میں وزن کم کرنے والے افراد میں کیلوری فری ہونے کی وجہ سے مزید شہرت ملی اور اس طرح امریکہ کے ہوٹلوں میں پنک پیکٹ پر مشتمل مشہور قسم کی مٹھاس Sweet'n Low کے طور پر جانا جانے لگا۔ شوگر کے مریضوں کو اسی لئے تجویز کیا جاتا ہے چونکہ یہ ہضم ہونے کی خصوصیات نہیں رکھتا اور جسم سے سیدھا گزر جاتا ہے۔

سکرین کے کیا نقصانات ہوسکتے ہیں:

1907ء میں ادارہ USDA نے سکرین پر خوراک یا دوائی کے طور پر استعمال کے اثرات پر تجربات شروع کئے اور تب ہیروی ویلوی (Harvey Wiley) نے جو کہ USDA کے کیمسٹری ڈائیریکٹر اور بیورو تھے نے سکرین کو چینی کے مقابل پر غیر اہم خوراک جانتے ہوئے ادارہ کے صدر تھیوڈور روز ویلٹ کو بتایا کہ ’’ہر کوئی جو اس سفید پاؤڈر کو استعمال کرتا ہے وہ سمجھتا ہے کہ وہ چینی ہی کھا رہا ہے جبکہ وہ نہیں جانتا کہ وہ ایک کول ٹار (Coal Tar) مرکب استعمال کررہا ہے جس کا بنیادی خوراک سے دور کا تعلق بھی نہیں بلکہ صحت کے لئے انتہائی نقصان دہ ہے۔ لیکن روز ویلٹ خود سکرین استعمال کرتا تھا اور اس کی تبدیلی کو ناپسند کرتا تھا روز ویلٹ نے غصہ میں جواب دیا کہ جو کوئی بھی سکرین کو صحت کے لئے نقصان دہ قرار دیتا ہے وہ بیوقوف ہے۔ اس جواب نے ویلوی کی تحقیق کے حقائق لوگوں تک نہ پہنچنے دیئے۔

1911ء میں خوراک پر تحقیق کے 135 فیصلہ جات نے ثابت کیا کہ جو خوراک سکرین پر مشتمل ہوتی ہے وہ مناسب نہیں ہوتی جبکہ 1912ء کی تحقیقات نے 142 فیصلہ جات سے ثابت کیا کہ سکرین نقصان دہ نہیں۔ 1969ء میں ادارہ FDA's کی تحقیقات کی روشنی میں ایک بار پھر سکرین کو انسانی صحت کے لئے نقصان دہ قرار دے دیا گیا اور اور 1972ء میں USDA نے اس پر مکمل پابندی لگا دی۔ لیکن یہ پابندی کامیاب نہ ہوسکی جیسے آج کل شاپنگ بیگ باوجود ہر طرح سے نقصان دہ ہونے کے گورنمنٹ اس کو بند کرنے میں ناکام ثابت ہورہی ہے۔ اسی طرح سکرین کا میٹھے کے طور پر بے تحاشا استعمال جاری رہا۔ یورپین یونین میں سکرین کو ای نمبر (E Number) کوڈ E954 سے جانا جاتا رہا۔

آج کل بہت سے ممالک میں سکرین پر پابندی نہ ہونے یا لاقانونیت کے باعث استعمال جاری ہے۔ جس میں بدقسمتی سے ہمارا ملک بھی شامل نظر آتا ہے۔ ایک تحقیق کے مطابق ثابت کیا گیا کہ سکرین آدمی میں بلیڈر کینسر (Bladder cancer) کا باعث ہے جبکہ بعد کی تحقیقات نے اس بات کا رد کرتے ہوئے ثابت کیا کہ یہ کینسر صرف چھوٹے میمل جانور جیسے چوہے، گلہریوں وغیرہ میں استعمال سے پیدا ہوتا ہے۔ 1977ء کی تحقیق کو اس بات سے منسوب کر دیا گیا کہ انسان میں صرف اس کا کثرت استعمال ہی کینسر پیدا کر سکتا ہے۔ قصہ مختصر 2000ء میں سکرین کا نام مضر صحت اشیاء کی لسٹ سے نکال دیا گیا اور اسی وجہ سے اب سکرین ملی اشیاء کسی بھی وارننگ لیبل کے بغیر فروخت کی جاتی ہیں۔

اگرچہ اب اسے محفوظ قرار دیا جاتا ہے اور شوگر کے مریض فائدہ اُٹھاتے ہیں مگر یاد رکھنا چاہئے کہ کچھ ریسرچرز کے مطابق اس مصنوعی میٹھے سے ڈپریشن، جوڑوں کا درد، الرجی، ہیضہ، سردرد وغیرہ ہوسکتا ہے۔ اس کے علاوہ دماغی بیماریوں یا اعصابی ریشوں وغیرہ پر اس کے بُرے اثرات مرتب ہوسکتے ہیں اور غیر ہاضم ہونے کی وجہ سے اس کے ذرات جسم میں کسی خالی جگہ پر گھر کر سکتے ہیں جو کینسر کا سبب بن سکتے ہیں۔

مکرم طلحہ احمد صاحب

شذرات۔اخبارات کے چند اقتباسات

اسلام کے زریں اصول

انور غازی لکھتے ہیں:

اسلام کے ایسے زریں اصول ہیں جن پر جو بھی قوم یا ملک عمل کرے گا وہ ترقی کی معراج پر پہنچے گا۔ ایک مرتبہ علامہ اقبال مسولینی سے ملے تو دوران گفتگو علامہ نے حضور کی اس پالیسی کا ذکر کیا کہ شہر کی آبادی میں غیر ضروری اضافے کے بجائے دوسرے شہر آباد کئے جائیں۔ مسولینی یہ سن کر مارے خوشی کے اچھل پڑا۔ کہنے لگا ’’شہری آبادی کی منصوبہ بندی کا اس سے بہتر حل دنیا میں موجود نہیں ہے۔‘‘

آج سے چودہ سو سال پہلے آپ ﷺ نے حکم دیا تھا مدینہ کی گلیاں کشادہ رکھو۔ گلیوں کو گھروں کی وجہ سے تنگ نہ کرو۔ ہر گلی اتنی کشادہ ہو کہ دو لدے ہوئے اونٹ آسانی سے گزر سکیں۔‘‘ آج دنیا 14 سو سال بعد اس حکم پر عمل کر رہی ہے۔ شہروں میں تنگ گلیوں کو کشادہ کیا جا رہا ہے۔

آپ نے حکم دیا تھا مدینہ کے بالکل درمیان میں مرکزی مارکیٹ قائم کی جائے۔ اسے ’’سوق مدینہ‘‘ کا نام دیا گیا۔ آج کی تہذیب یافتہ دنیا کہتی ہے جس شہر کے درمیان مارکیٹ نہ ہو وہ ترقی نہیں کر سکتا۔ آپ نے کہا تھا ’’یہ تمہاری مارکیٹ ہے۔ اس میں ٹیکس نہ لگاؤ۔‘‘ آج دنیا اس نتیجے پر پہنچی ہے کہ مارکیٹ کو ٹیکس فری ہونا چاہئے۔ دنیا بھر میں ڈیوٹی فری مارکیٹ کا رجحان فروغ پا رہا ہے۔ آپ نے ذخیرہ اندوزی سے منع کیا۔ آج دنیا اس حکم پر عمل کرتی تو خوراک کا عالمی بحران کبھی پیدا نہ ہوتا۔ آپ نے فرمایا تھا سود اور سٹے سے نفع نہیں نقصان ہوتا ہے، آج عالمی مالیاتی بحران نے اس کی قلعی کھول کر رکھ دی۔ کل کے ارب پتی آج کشکول گدائی لئے پھر رہے ہیں۔ صحابہ کرامؓ کو منع کیا کہ درختوں کو نہ کاٹو۔ کوئی علاقہ فتح ہو تو بھی درختوں کو آگ نہ لگاؤ۔ آج ماحولیاتی آلودگی دنیا کا دوسرا بڑا مسئلہ ہے۔ عالمی درجہ حرارت بڑھ رہا ہے۔ گلیشیر پگھل رہے ہیں۔ گرمی بڑھ رہی ہے۔ یہ سب کچھ درختوں اور جنگلات کی کمی کی وجہ سے ہو رہا ہے۔

ایک شخص نے مدینہ کے بازار میں بھٹی لگالی۔ حضرت عمرؓ نے اس سے کہا تم بازار کو بند کرنا چاہتے ہو؟ شہر سے باہر چلے جاؤ۔ آج دنیا بھر میں انڈسٹریل علاقے شہروں سے باہر قائم کئے جا رہے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کے باہر ’’محی النقیع‘‘ نامی سیر گاہ بنوائی۔ وہاں پیڑ پودے اس قدر لگوائے کہ وہ تفریح گاہ بن گئی۔ رسول اللہؐ خود بھی وہاں آرام کے لئے تشریف لے جاتے۔ آج صدیوں بعد ترقی یافتہ شہروں میں پارک قائم کئے جا رہے ہیں۔ شہریوں کی تفریح کے لئے ایسی تفریح گاہوں کا ضروری سمجھا جا رہا ہے۔ آپؐ نے مدینہ کے مختلف قبائل کو جمع کر کے ’’میثاق مدینہ‘‘ تیار کیا۔ 52 دفعات پر مشتمل یہ معاہدہ دراصل مدینہ کی شہری حکومت کا دستور العمل تھا۔ اس معاہدے نے جہاں شہر کی ترقی میں کلیدی کردار ادا کیا، وہیں خانہ جنگیوں کو ختم کر کے مضبوط قوم بنا دیا۔

مدینہ میں مسجد نبوی کے صحن میں ہسپتال بنایا گیا تاکہ مریضوں کو جلد اور مفت علاج مہیا ہو۔ آج ترقی یافتہ ممالک میں علاج حکومت کی ذمہ داری سمجھا جاتا ہے۔ مسجد نبوی کو مرکزی سیکرٹریٹ کا درجہ حاصل تھا۔ مدینہ بھر کی تمام گلیاں مسجد نبوی تک براہ راست پہنچتی تھیں۔ تاکہ کسی حاجت مند کو پہنچنے میں دشواری نہ ہو۔ آج ریاست کے سربراہ اعلیٰ کی رہائش گاہ میں اس بات کا خصوصی خیال رکھا جاتا ہے۔......

آج لینن اور کارل مارکس کی معاشی حکمت عملیوں کا چرچا ہے۔ شہرہ ہے ان کی غریب نوازی کا مگر یہ ’’غریب نواز‘‘ خود تو محلوں میں رہائش پذیر رہے مگر آپ اس بادہ نشین کا حال دیکھئے جسے سونے کے پہاڑ پیش کئے گئے مگر اس نے کہا میں تو ایک دن کھانا کھا کر شکر اور دوسرے دن بھوکا رہ کر صبر کرنا چاہتا ہوں۔ وہ کچے مکان اور جھونپڑے میں سویا، اس کا بستر کھجور کی چھال سے بنا ہوا تھا۔ آپؐ کا طرزِ زندگی انتہائی سادہ تھا۔ بھوک کی وجہ سے پیٹ پر پتھر بندھے ہوئے تھے لیکن گھر میں 9 تلواریں لٹک رہی تھیں۔ اسرائیلی وزیر اعظم گولڈہ مائرہ نے لکھا ہے کہ جس وقت اسرائیل عرب جنگ ہو رہی تھی، اس وقت مجھے مسلمانوں کے پیغمبر کی زندگی کا وہ پہلو یاد آ گیا جب چراغ میں تیل نہیں تھا مگر دیوار پر 9 تلواریں لٹک رہی تھیں۔ دنیا کی تمام بڑی اور اہم شخصیات کا بائیوڈیٹا نکال کر دیکھ لیں یہ سب سادگی پسند تھے۔ دنیا کے پانچ ارب پتی پُرتعیش کے بجائے سادہ زندگی گزار رہے ہیں۔

کیسی عجوبہ روزگار بات ہے امریکی بازار حصص کے سب سے بڑے بروکر وارین یافٹ ڈرائیور تک رکھنے کو روادار نہیں سمجھتے۔ لبنانی ارب پتی کارلوس سلیم ہوائی سفر کو پیسے کا ضیاع سمجھتے ہیں۔ چارک فینی جیسے امیر کبیر اپنی گاڑی میں سفر ہی نہیں کرتے اور یہ سب عام زندگی بسر کرتے ہیں۔ وارین یافٹ ایک عام اور بوسیدہ مکان میں رہتے ہیں حالانکہ وہ ایک ارب 50 کروڑ ڈالر کے مالک ہیں۔ سویڈن کے ارب پتی اور ایکتا فرم کے مال انکیفر کا مرڈ کا کہنا ہے ان کی کمپنی کی مصنوعات غریب لوگ خریدتے ہیں، اس لئے وہ غربت کی زندگی گزارتے ہیں۔ ایک امریکی ارب پتی چاک وین کہتے ہیں کہ وہ فضول خرچی نہیں کرتے۔ حضرت عثمانؓ امیر ترین صحابی تھے، انہوں نے جس سادگی اور غربا کی مدد کرتے ہوئے زندگی گزار دی، آج دنیا کے پانچ غیر مسلم ارب پتی انہی کی سنت پر عمل پیرا ہیں۔ وارن بفٹ دنیا کا دوسرا مالدار ترین شخص ہونے کے باوجود ایک چھوٹے سے پرانے گھر میں ہی رہتا ہے۔ جب اس سے پوچھا جاتا ہے بڑا مکان کیوں نہیں لیتے تو اس کا جواب بڑا دلچسپ ہوتا ہے ’’کیا دوسرے لوگوں کے پاس ایسا ذاتی مکان بھی ہے۔ جب دوسرے کے پاس چھوٹا مکان بھی نہیں ہے تو پھر میں بڑے کی خواہش کیوں کروں؟‘‘

(روزنامہ جنگ 27 مئی 2013ء)

کائنات کی وسعت اور روشنی کی رفتار

ڈاکٹر مطلوب حسین اپنے کالم میں لکھتے ہیں:

سائنسدانوں کی ریسرچ یہ ہے کہ روشنی کی سپیڈ ایک لاکھ 82 ہزار 2 سو میل فی سکینڈ ہے۔ سائنسدان روشنی کی سپیڈ کو سب سے تیز رفتار چیز مانتے ہیں۔ اُن کی بات میں وزن بھی ہے۔ وزن اس لئے ہے کہ روشنی کی یہ سپیڈ اتنی سریع ہے کہ روشنی کی ایک لہر ایک سیکنڈ میں زمین کے گلوب کے گرد آٹھ مرتبہ گھوم جاتی ہے۔

نیز اگر ہم اپنی کلائی پر باندھی رِسٹ واچ یا اپنے ہاتھ میں پکڑے موبائل فون سیٹ کو روشنی کی سپیڈ یعنی ایک لاکھ بیاسی ہزار میل فی سکنڈ کی رفتار سے کہیں دور پھینکیں، تو ایک لاکھ بیاسی ہزار میل کا فاصلہ طے ہونے کے باوجود ’’ٹائم‘‘ نہیں لگے گا۔ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اگر پھینکنے سے قبل آپ کے موبائل سیٹ یا رسٹ واچ پر صبح 9 بج کر 9 منٹ اور 9 سیکنڈ کا وقت ظاہر ہو رہا ہو، اور آپ اپنے موبائل سیٹ یا رسٹ واچ کو روشنی کی سپیڈ یعنی ایک لاکھ بیاسی ہزار میل فی سکنڈ کی رفتار سے پھینکیں، تو ایک لاکھ بیاسی ہزار میل کا فاصلہ طے ہونے کے باوجود آپ کے موبائل سیٹ یا رسٹ واچ پر صبح کے 9 بج کر 9 منٹ اور 9 سیکنڈ کا وقت ہی ظاہر ہو رہا ہوگا۔ دوسری اہم بات یہ ہوگی کہ آپ کی رسٹ واچ یا موبائل سیٹ مادی حالت میں نہیں رہے گا بلکہ روشنی میں تبدیل ہو جائے گا۔ اسی ’’تھیوری آف ریلیٹوٹی‘‘ کی بناء پر ہی آئن سٹائن کو دنیا کا سب سے بڑا سائنسدان اور ریسرچر مانا گیا ہے۔

لیکن بہر حال اتنی سریع الرفتار ہونے کے باوجود روشنی یا لائیٹ کی سپیڈ اتنی زیادہ بھی نہیں کہ یہ کائنات کے زمانی اور مکانی فاصلوں (یعنی ٹائم اور سپیس) کو کم کر سکے یا ماپ ہی سکے۔ کائنات کے زمانی اور مکانی فاصلوں کے سامنے روشنی متذکرہ سپیڈ کی حیثیت ناقابل تذکرہ یا کچھ حد تک صفر سے ملتی جلتی ہے۔ اسے ہم یوں بھی بیان کر سکتے ہیں کہ ہمارے سامنے چاند اور سورج سے جو روشنی نکل کر ہماری پورے نظام شمسی کو فیڈ کر رہی ہے، اور جس روشنی کو ہماری آنکھ دیکھتی ہے، یا جس روشنی سے ہم واقف ہیں، اس کی سپیڈ کائناتی زمانی و مکانی فاصلوں کے سامنے دراصل صفر کے مترادف ہے۔

جیسا کہ عرض کیا کہ روشنی کی رفتار ایک لاکھ بیاسی ہزار دو سو میل فی سیکنڈ ہے۔ اگر روشنی کی ایک لہر اپنی پوری رفتار سے ایک سال تک چلتی رہے، تو ایک سال میں جتنا فاصلہ طے ہوگا اسے ’’ایک نوری سال‘‘ کہیں گے۔ اگر حساب کتاب کیا جائے تو ایک سال میں یہ فاصلہ 57 کھرب، 39 ارب میل ہوگا، جو کلومیٹروں میں 91 کھرب، 82 ارب کلومیٹر بنتا ہے۔ آئن سٹائن کا کہنا ہے کہ اگر روشنی کی ایک لہر ایک لاکھ بیاسی ہزار دو سو میل فی سیکنڈ کی رفتار سے کائنات کے ایک سرے سے دوسرے کی جانب سفر کرتی رہے تو وہ اپنا سفر کم و بیش 3 ارب نوری سال میں مکمل کر سکے گی۔ یہاں سے کائنات کی وسعت کا اندازہ ہوتا ہے۔ اب آپ ایک نوری سال کے دوران طے کئے گئے 57 کھرب، 39 ارب میل کے فاصلے کو 3 ارب نوری سال سے ضرب دیں...... ہمارا شعور اتنی لمبی چوڑی گنتی کو گن ہی نہیں سکتا۔ یہاں آخر انسان کا ذہن مفلوج ہو کر رہ جاتا ہے، اور اپنے آپ پر اترانے والا انسان پھر یہ خوب جان لیتا ہے کہ اتنی زیادہ وسیع و عریض کائنات میں اس کی اپنی حیثیت کیا ہے......؟ پھر خدا کا وجود تسلیم کئے بغیر کوئی چارہ ہی نہیں۔ آئن سٹائن بھی یہ سوچنے پہ مجبور ہو گیا تھا کہ اتنی بڑی منظّم کائنات کو چلانے والا کوئی تو ہے۔

آئن سٹائن کے مفروضے کے مطابق کائنات کا قطر تین ارب نوری سال کے برابر ہے۔ آئن سٹائن نے یہ بھی کہا کہ اگر اس عظیم کائنات کے کسی گوشے میں کھربوں ستاروں پر مشتمل کوئی کہکشاں کریش ہو جائے، یا دفعتاً بکھر جائے تو کائنات میں موجود ایک قوت ’’قوت جاذبہ کی لہریں‘‘ آناً فاناً اپنا ردعمل

ظاہر کرتی ہیں اور نظام کائنات کا بیلنس قائم رہتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو کائنات کے کسی گوشے میں اپنی عمر پوری کر کے فناء ہونے والا ستارہ یا سیارہ اپنی موت کے ساتھ کائنات میں ایسا ارتعاش پیدا کر دے کہ جس کی بناء پر یہ سارا نظام درہم برہم ہو جائے۔ سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ قوت جاذبہ کی لہروں کی رفتار اتنی زیادہ ہے کہ یہ کائنات کے ایک سرے سے دوسرے تک ''سڈن لی'' پہنچ جاتی ہے۔ دنیا کے موجودہ سائنسدان اب تک اسی قوت جاذبہ کی لہروں کو کائنات کی سب سے تیز رفتار چیز مان رہے ہیں......لیکن کچھ لہریں ایسی بھی ہیں کہ جو قوت جاذبہ کی لہروں سے بھی انتہائی زیادہ سریع السیر اور بہت زیادہ تیز رفتار ہیں۔ ان کی سپیڈ اتنی زیادہ اور تیز ہے کہ کائنات کے بہت دور دراز زمانی و مکانی فاصلے نا صرف ان کی گرفت میں ہیں بلکہ یہ لہریں ان فاصلوں کو درخور اعتناء ہی نہیں سمجھتیں۔ ان لہروں کا منبع انسانی ذہن ہے۔ عرف عام میں انہیں ''انا کی لہریں'' بھی کہا جا سکتا ہے۔

انسان کو ایک صلاحیت دی گئی ہے کہ جسے ''تجسس'' کی صلاحیت کہتے ہیں۔ تجسس کی صلاحیتیں اس قدر زیادہ ہیں کہ دنیا کا کوئی انسان جب انہیں استعمال کرتا ہے تو اس کا ذہن ایک سیکنڈ کے دسویں حصے میں کائنات کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک پہنچ جاتا ہے۔ انسانی تجسس اور ذہن کی قوت پرواز اتنی زیادہ ہے کہ ماورائے کائنات بھی، انسانی ذہن اور تجسس کی گرفت میں ہے۔ بہت زیادہ قابل غور بات یہ ہے کہ قرآن میں تقریباً ساڑھے سات سو آیات ایسی ہیں کہ جن میں کائنات پر تفکر، تسخیر، سوچ بچار اور غور و فکر کی دعوت دی گئی ہے......کیونکہ جب ہم ریسرچ، تفکر اور تجسس کی صلاحیتیں استعمال کرتے ہیں تو لا محالہ ہمارا ذہن ماورائے کائنات میں موجود ماوراء الماوراء ہستی ''اللہ تعالیٰ'' کی طرف چلا جاتا ہے۔

(ایکسپریس 24/ اکتوبر 2008ء)

امام ابوعبداللہ قرطبی

امام ابوعبداللہ القرطبی مسلم ہسپانیہ کے شہر قرطبہ میں پیدا ہوئے۔ وہی قرطبہ جو یورپ میں مسلمانوں کے عروج کی علامت تھا اور جس شہر کے علم کے خزانوں سے یورپ میں تحریک احیائے علوم کا آغاز ہوا تھا۔ یہ قرطبہ کے زوال کا وقت تھا۔ عیسائی متحدہ قوت کے طور پر حملہ آور ہو رہے تھے ان کے والد ایک کسان تھے جو 1230ء میں ایسے ہی ایک حملے میں مارے گئے۔ اس وقت امام قرطبی ایک مدرسے میں تعلیم جاری رکھے ہوئے تھے۔ مالی وسائل نہ رہے تو کمہاروں کے برتن بنانے کے لئے مٹی ڈھونے کا کاروبار شروع کیا اور تعلیم جاری رکھی۔ آپ عبدالرحمٰن ابن احمد الاشعری جیسے عالم دین کے شاگرد رہے۔ جب قرطبہ پر فرڈیننڈ نے قبضہ کیا تو آپ مصر کے شہر سکندریہ آ گئے اور پھر قاہرہ میں تحصیل علم جاری رکھی۔ قرطبی اس دور کے عظیم مفسر اور محدث تھے جو مدینہ کے باسی امام مالکؒ کے مسلک پر تھے۔ آپ نے شہرہ آفاق تفسیر قرطبی تحریر کی جو بیس جلدوں پر مشتمل ہے۔ ان کی کتب میں تزکیۂ نفس اور خواہشاتِ نفس کے کچلنے کا بہت تذکرہ ہے۔ ایک ایسا درویش صفت اور نام و نمود سے دور یہ شخص 1273ء میں اس جہان فانی سے کوچ کر گیا۔ انہیں منیہ ابی الخوسب میں دفن کر دیا گیا۔ لیکن قرطبی کے علم کا شہرہ ایسا پھیلا کہ 1971ء میں ان کے جسدِ خاکی کو قاہرہ کی بڑی مسجد کے پہلو میں لا کر دفن کیا گیا اور عظیم الشان مقبرہ تعمیر کیا گیا۔ حدیث میں امام مالکؒ کے مسلک پر قائم لوگ حدیث کے معاملے میں بہت محتاط ہیں۔ ان کی روایات کا سارا دار و مدار رسول اللہ ﷺ کے شہر مدینہ کے رہنے والوں پر رہا ہے۔ اسی لئے امام قرطبی جیسا عالم اور صوفی منش درویش جب کسی حدیث کو اپنی کتابوں میں درج کرتا ہے تو بحث کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔

(روزنامہ دنیا 27 مئی 2013ء)

زمانۂ حاضر کے متعلق ابن عربی کی پیشگوئیاں

اوریا مقبول جان اپنے کالم حرف راز میں لکھتے ہیں:

محی الدین ابن عربی دنیائے اسلام کا وہ فرزند ہے جسے عرفاء شیخ اکبر کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ قرطبہ جس کی علمی روایات پر یورپ نے تحریک احیائے علوم کی بنیاد رکھی، ابن عربی اسی سر زمین میں پیدا ہوا۔ اُس کی کتاب فصوص الحکم تصوف کے راستے کے مسافروں کے لئے ان چند کتابوں میں سے ایک ہے جنہیں پڑھنے سے پہلے تزکیہ، تقویٰ اور ایمان کی پختگی کی معراج حاصل کرنا ضروری سمجھا جاتا ہے کہ محی الدین ابن عربی، قرآن کے علوم کا غواص اور تعلیماتِ بحر رسالت میں غوطہ زن رہتا اور قرآن و سنت سے آبدار موتی چن چن کر لاتا ہے۔ ابن عربی کا ایک رسالہ آج کے دور کے بارے میں پیشگوئیوں پر مشتمل ہے۔ وہ مغربی دنیا کے ناسٹرو ڈمس سے بہت پہلے ان باتوں کا ذکر کر چکا ہے۔ یہ پیشگوئیاں آج حرف بحرف سچ ثابت ہو رہی ہیں۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ وہ رسول اکرمؐ کی اس حدیث کے مطابق کہ ''مومن کی فراست سے ڈرو، اس لئے کہ وہ اللہ کے نور سے دیکھ رہا ہوتا ہے'' آنے والے زمانوں کے دھندلکے میں جھانک رہا تھا۔ ابن عربی کی ان پیشگوئیوں کو دیکھئے اور اپنے ارد گرد کا جائزہ لیجئے کہ تقریباً سات سو سال قبل پیدا ہونے والے شخص کو اللہ نے کس علم کی دولت سے سرفراز کیا تھا۔

1۔ ''اگر تم مشرقی ہو تو تمہارا مغربی حصہ اچھا ہے، اگر تم مغربی ہو تو مشرقی سمت اچھی ہے، تم فاتح ہو تو ذمیوں اور مفتوحوں سے حالت بدتر ہے اور محکوم ہو تو حاکم قابل رشک و حسد بنا ہوا ہے۔ تم اس کا مطلب نہیں سمجھتے۔ قرب قیامت میں ایسے دن آئیں گے کہ مشرق والے مغرب کی تعریف کریں گے اور اس کی خوبیوں پر فریفتہ ہوں گے اور مغرب والے مشرق کے محاسن پر شیفتہ ہوں گے۔ دولت مند مفلسوں کو بہتر سمجھیں گے اور مفلس دولت مندوں کو حسرت سے دیکھیں گے۔ غرض ایک دوسرے کو دیکھ کر حسد کی آگ میں جلتے ہوں گے۔ لوگ اپنے اندر کی خوشیوں اور خوبیوں کو بھول جائیں گے۔''

2۔ ''اس دور میں خوشی شراب کے عوض خریدی جائے گی۔ انسان کو قدرے اطمینان و سکون صرف نیند کی نیم بے ہوشی میں میسر آ سکے گی۔''

3۔ ''اس زمانے میں عورتیں مردوں کے مراتب عقل و ہنر سے بڑھ جائیں گی اور مردوں کی مردانگی فقط رسمی رہ جائے گی۔''

4۔ ''چاندی اور سونے کی قدر گھٹ جائی گی اور لوہے کی قدر بڑھ جائے گی۔ چاندی اور سونے کی ہم شکل دھاتیں نکل آئیں گی اور ان کی اشیا گھر گھر رواج پائیں گی۔''

5۔ ''آخرت کے راستوں سے بے پروائی ہو گی اور شہروں کے راستے بہت خوبصورت بنائے جائیں گے۔''

6۔ ''بازاروں میں بیٹھ کر کھانا فخر سمجھا جائے گا۔ تم کھانا کھانے کے لئے بھی لوہے کے ہاتھ بناؤ گے۔ تمہارے دستر خوان سینے کے پاس چنے جائیں گے۔''

7۔ ''لباس دامن بریدہ پہنایا جائے گا اور اس میں اتنی زیادہ قسمیں ہوں گی کہ آج ان کا خیال آنا بھی دشوار ہے۔''

8۔ ''ماں باپ کی عزت مثل ایک دوست کے ہو گی، بیویوں کو سجدہ کیا جائے گا۔''

9۔ ''مذہب کا نام لے کر حکومت کی جائے گی لیکن صحیح معنوں میں مذہب کی پابندی نہ ہو گی۔''

10۔ ''استادوں کی حرمت چھن جائے گی۔''

11۔ ''تمہاری جوتیاں زمین کی پشت ٹھکرانے والی اور چلنے میں تم کو مغرور بنانے والی ہوں گی۔ تم جوتیوں کے آگے سر جھکاؤ گے اور عماموں کو پامال کرو گے۔''

12۔ ''بازاروں میں بھی تم دیکھو گے کہ رات کے وقت سورج سوا نیزے پر نظر آتا ہے۔ یہ سورج جگہ جگہ ہوں گے اور تم کو سہانی روشنی دیں گے، مگر اس وقت تمہاری بصارت اور بصیرت میں خلل پڑ جائے گا۔''

13۔ ''خیرات لینے اور دینے کے نئے نئے ڈھنگ نکل آئیں گے، نفسی نفسی کی پکار ہو گی۔ کوئی کسی کے نیک اور بد سے سروکار نہ رکھے گا۔''

14۔ ''خدا کے نام کے بغیر کتابیں لکھیں جائیں گی۔ تمہارا لکھنا بھی لوہے کا محتاج ہو گا اور تمہاری کتابیں بھی لوہے کی دستکاری سے تیار ہوں گی۔ اس زمانے میں آدمی اپنے خیالات دوسرے ملکوں اور شہروں کے باشندوں کو آن کی آن میں بھیج دیا کریں گے۔''

15۔ ''غریب اور مفلس امیروں کی برابری چاہیں گے۔ تم سے دس قسم کی زکوٰۃ لی جائے گی۔''

16۔ ''یہی وہ وقت ہو گا جب تلواریں نیاموں سے تڑپ تڑپ کر نکلیں گی اور آگ کی بارش ہو گی۔ اس بارش میں آگ کے بھاری بھاری اولے ہوں گے جو آدمیوں کو دم بھر میں تباہ و برباد کر دیں گے۔''

17۔ ''غور سے سنو! ایک وقت ایسا آنے والا ہے کہ لوگ اپنے بچوں کو اپنے ہاتھوں سے ذبح کر دیں گے۔''

18۔ ''تمہاری عورتیں ہتھیار باندھ کر میدان میں جائیں گی، اس دن کے ہر باشندے کو جنگ کا بلاوا آئے گا، یہ جنگ دین اور ملک کے لئے نہ ہو گی بلکہ خدا کا قہر ہو گا جو بندوں پر نازل ہو گا۔ اس دن کسی خون کے قطرے میں عدل و انصاف کی بو نہ ہو گی اس دن زمین بھی تمہاری لاشوں کو اپنے اندر نہ آنے دے گی۔ وہ بڑا ہولناک زمانہ ہے۔ تم اگر اس زمانے میں موجود ہو تو ہر وقت اللہ تعالیٰ سے توبہ کرو خدا کے حضور سجدے میں گر کر پناہ مانگو، خداوند تعالیٰ ہی تم کو اس تباہی و بربادی سے نجات دے سکتا ہے۔ خدا کے نیک بندوں کو اس وقت گھبرانا نہیں چاہئے جو اپنے خالق حقیقی کا دامن تھام لیں گے ان کو وہ عافیت دے گا۔''

19۔ ''قیامت سے پہلے ایک وقت ایسا آئے گا کہ عرب قبائل کی طرح جہالت تمام دنیا میں پھیل جائے گی۔ تیل اور خون اور کئی بنا پر لڑائیاں ہوں گی۔ نیک اور عقلمند چاہیں گے کہ یہ بے وقوفی کی ضد ختم ہو جائے۔''

20۔ ''بادشاہوں کے محل سرنگوں ہو جائیں گے، دولت مندوں کے گھروں میں فاقہ کشی ہونے لگے گی۔ عورتوں اور بچوں کی لاشیں جنگلوں میں پڑی سڑتی ہوں گی۔ اس جنگ کے بعد کوئی شخص بادشاہوں کی بات نہ مانے گا اور گھر گھر کی علیحدہ حکومت ہو گی۔''

ابن عربی کی اس نور بصیرت سے لکھی گئی پیشگوئیوں سے عام آدمی حیران رہ جاتا ہے۔

(روزنامہ دنیا 21 نومبر 2012ء)

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم عبدالرؤف صاحب ملتانی معلم سلسلہ 203ر۔ب ماناوالا ضلع فیصل آباد لکھتے ہیں۔

تحسین احمد بٹ ابن مکرم صدیق احمد بٹ صاحب نے مورخہ 30دسمبر 2013ء کو قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ سابقہ معلمین اور خاکسار کو اسے پڑھانے کی سعادت ملی۔ مورخہ یکم جنوری 2014ء کو بعد نماز عشاء تقریب آمین ان کے گھر پر ہی منعقد کی گئی خاکسار نے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ موصوف مکرم سعید احمد بٹ صاحب صدر جماعت 203ر۔ب ماناوالا کا نواسہ ہے۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ بچے کو ترجمہ سیکھنے اور قرآن کریم کی تعلیم پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم ذوالقرنین نصیر صاحب قائد مجلس مسرور اسلام آباد لکھتے ہیں۔

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم فضل احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے 6دسمبر 2013ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچے کو نصر احمد نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم نصیر احمد طارق صاحب مرحوم آف نیشنل بینک کا پوتا اور حضرت عبدالغفور ابوالبشارت صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو جماعت کیلئے مفید وجود، والدین کیلئے قرۃ العین، نیک، صالح اور عمر دراز والا بنائے۔ آمین

نکاح وتقریب شادی

مکرم انور احمد مبشر صاحب سابق صدر مرل ضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بڑے بیٹے مکرم طاہر احمد صاحب سیکرٹری وقف نو جماعت احمدیہ مرل ضلع سیالکوٹ کے نکاح کا اعلان مورخہ 14دسمبر 2013ء کو مکرمہ شاکرہ جبیں صاحبہ بنت مکرم رانا الیاس خاں صاحب امیر پارک گوجرانوالہ کے ساتھ مکرم انصر محمود عابد صاحب مربی سلسلہ نے ریحان میرج ہال گوجرانوالہ میں مبلغ 60ہزار روپے حق مہر پر کیا۔ بعد از نکاح تقریب شادی منعقد ہوئی۔ رخصتانہ کے موقع پر خاکسار نے دعا کروائی۔ مورخہ 15دسمبر 2013ء کو مرل ضلع سیالکوٹ میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقع پر مکرم خلیل احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ مرل نے دعا کروائی۔ دلہا مکرم مولوی روشن دین صاحب مرحوم صدر جماعت احمدیہ مرل کے پوتے اور محترم میاں محمد عبداللہ صاحب کی نسل میں سے ہے۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ شادی ہر لحاظ سے دونوں خاندانوں کیلئے باعث مودّت اور ثمرات حسنہ کا موجب بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم جمیل احمد صاحب دارالیمن وسطی سلام لکھتے ہیں۔

میری بیٹی کافی بیمار ہے اور اس کے گردے سکڑ گئے ہیں ہسپتال میں داخل ہے۔ حالت تشویشناک ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم لقمان احمد قمر صاحب ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد مکرم گلزار احمد شاہد صاحب امیر ضلع سکھر ایک عرصہ سے ہیپا ٹائٹس سی کے مریض ہیں۔ ہر قسم کا علاج کروایا گیا مگر آرام نہیں آیا۔ ان کے جگر میں رسولی بھی ہے۔

اسی طرح خاکسار کی والدہ محترمہ ساجدہ گلزار صاحبہ بھی بیمار ہیں احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے والدین کو کامل صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔

مکرم رانا سلطان احمد خان صاحب مینیجر ماہنامہ خالد وتشحیذ الاذہان ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم محمد قاسم صاحب کارکن خدام الاحمدیہ کو مورخہ 3جنوری 2014ء کو موٹر سائیکل کے ایک حادثہ میں داہنی ٹانگ پر شدید چوٹ آئی ہے۔ زخم کافی گہرا ہے۔ پلستر لگا دیا گیا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم ہر قسم کی پریشانی اور پیچیدگی سے محفوظ رکھے اور صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مستحق طلبہ کی امداد میں حصہ لیں

علم کا فروغ اور اس کی روشنی دنیا میں پھیلانا دین حق کا بنیادی مشن ہے۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو خدائے عزوجل نے پہلی وحی میں فرمایا اقرأ کہ پڑھ اللہ کے نام سے جس نے تجھے پیدا کیا آپ ﷺ نے فروغ علم کے لئے بے پناہ جدوجہد کی۔ آپ ﷺ نے تحصیل علم کو جہاد قرار دیا یہاں تک فرمادیا کہ علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین ہی کیوں نہ جانا پڑے پھر فرمایا کہ پنگھوڑے سے قبر تک علم حاصل کرو۔

سیدنا حضرت مسیح موعود نے تو خدا تعالیٰ سے خبر پاکر ہمیں یہ نوید دی کہ

میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے۔

(تجلیات الٰہیہ۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 409)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا:

اگر ہم اپنی غفلت کے نتیجہ میں اچھے دماغوں کو ضائع کردیں تو اس سے بڑھ کر اور کوئی ظلم نہیں ہوگا۔ پس جو طلبہ ہونہار اور ذہین ہیں ان کو بچپن سے ہی اپنی نگرانی میں لے لینا چاہئے اور انہیں کامیاب انجام تک پہنچانا جماعت کا فرض ہے۔

(خطبات ناصر جلد اول صفحہ 85)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

اگر کوئی بچہ مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم حاصل نہیں کر رہا تو جماعت کو بتائیں، کوئی بچہ مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم سے محروم نہیں رہے گا۔ لیکن بچوں کو تعلیم سے محروم رکھنا ان پر ظلم ہے۔

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ اول صفحہ 145)

اسی طرح آپ نے مزید فرمایا۔

طلبہ کی امداد کا فنڈ ہے۔ تعلیم بھی بہت مہنگی ہوچکی ہے۔ اگر طلبہ اور والدین بچوں کے پاس ہونے کے موقع پر اس مد میں بھی رقم دیں تو کئی مستحق طلبہ کی مدد ہوسکتی ہے۔ اگر ہر طالب علم سال میں دس پندرہ پاؤنڈ ہی دے تو غریب ملکوں میں ایک طالبعلم کے سال بھر کی کاپیوں کتابوں کا خرچ پورا ہوسکتا ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 26اکتوبر 2007ء)

پس آیئے! حضرت مسیح موعود کے مشن کو پورا کرنے کیلئے خلفاء کے ارشادات پر والہانہ لبیک کہتے ہوئے ہم بھی اس کار خیر میں کچھ حصہ ڈالیں۔ اس کے لئے نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں ایک شعبہ امداد طلبہ کے نام سے قائم ہے۔ اس کے تحت سینکڑوں طلباء کی مدد کی جاتی ہے، سالانہ داخلہ جات، ماہوار ٹیوشن فیس، درسی کتب کی فراہمی، یونیفارم اور دیگر تعلیمی ضروریات حسب گنجائش معاونت کی جاتی ہے۔

اپنے عطیہ جات براہ راست نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی مد امداد طلبہ میں بھجوائے جاسکتے ہیں۔

فون نمبرز: 0092 47 6215 448

0092 47 6212 473

موبائل نمبر: 0092 0333 6706649

Email: info@nazarattaleem.org

Website: www.Nazarattaleem.org

(نظارت تعلیم)

☆......☆......☆......☆

ملازمت کے مواقع

یو۔این ورلڈ فوڈ پروگرام کو اسلام آباد اور ملتان کیلئے سینئر پبلک انفارمیشن اسسٹنٹ اور لاجسٹکس اسسٹنٹ بلنگ کی خالی آسامیوں کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ تفصیلات و آن لائن اپلائی کرنے کیلئے وزٹ کریں۔

http://jobs.un.org.pk

پنجاب بار کونسل کو سیکرٹری کی خالی آسامی کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ ایسے احباب جنہوں نے LLM یا بیرسٹر تک تعلیم حاصل کی ہو اور 10 سال کا تجربہ رکھتے ہوں، اس جاب کے لئے اپلائی کرسکتے ہیں۔

کیپٹل فوڈ انڈسٹریز اسلام آباد کو اسسٹنٹ پروڈکشن مینیجر اور پروڈکشن ایگزیکٹو کی ضرورت ہے۔

ایچ ٹی ایل گروپ کو اپنے لاہور آفس کے لئے اسسٹنٹ مینیجر سیلز (امپورٹس اینڈ ایکسپورٹس) اور سیلز ایگزیکٹو (امپورٹس اینڈ ایکسپورٹس) کی ضرورت ہے۔

SPEL انجینئرنگ لاہور کو مکینیکل اینڈ انڈسٹریل مینوفیکچرنگ انجینئر (فریش گریجوایٹ انجینئر) اور سیکیورٹی سپروائزر کی خالی آسامیوں کیلئے موزوں امیدواروں سے درخواستیں مطلوب ہیں۔

طارق گلاس انڈسٹریز لمیٹڈ لاہور کو اسلام آباد گجرات اور کھاریاں کیلئے سیلز ایگزیکٹوز کی ضرورت ہے۔

نشاط چونیاں لمیٹڈ کو اپنے سپننگ اور ویونگ یونٹ واقع پھول نگر کے لئے اکاؤنٹنٹس کی ضرورت ہے۔

نوٹ: اشتہارات کی تفصیل کیلئے 5جنوری 2014ء کا اخبار روزنامہ جنگ ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت صنعت وتجارت)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 15,20 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

19 جنوری 2014ء

12:30 am	فیتھ میٹرز
1:30 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:00 am	راہ ہدیٰ
3:30 am	سٹوری ٹائم
4:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 17 جنوری 2014ء
5:10 am	عالمی خبریں
5:30 am	تلاوت قرآن کریم
5:50 am	الترتیل
6:20 am	حضور انور کے اعزاز میں جاپان میں ایک استقبالیہ
7:30 am	سٹوری ٹائم
8:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 10 جنوری 2014ء
9:10 am	جمہوریت سے انتہا پسندی تک
10:00 am	لقاء مع العرب
11:05 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:35 am	یسرنا القرآن
11:55 am	گلشن وقف نو
1:00 pm	فیتھ میٹرز
2:00 pm	سوال و جواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 3 فروری 2012ء
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم
5:30 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 10 جنوری 2014ء
7:10 pm	Shotter Shondhane
8:15 pm	گلشن وقف نو
9:20 pm	سیرت النبی ﷺ
10:10 pm	کڈز ٹائم
10:40 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:30 pm	گلشن وقف نو

20 جنوری 2014ء

12:35 am	ریئل ٹاک
1:40 am	عبدالسلام سائنس فیئر
2:10 am	لاس اینجلس کی تاریخ
2:35 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 10 جنوری 2014ء
3:35 am	سوال و جواب
5:15 am	عالمی خبریں
5:30 am	یسرنا القرآن
5:40 am	گلشن وقف نو
7:15 am	عبدالسلام سائنس فیئر
7:40 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 17 جنوری 2014ء
9:00 am	ریئل ٹاک
10:00 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:35 am	الترتیل
11:55 am	لجنہ اماء اللہ جرمنی اجتماع 17 ستمبر 2011ء
1:05 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:40 pm	سیرت حضرت مسیح موعود
2:00 pm	فرنچ پروگرام یکم اگست 1997ء
3:05 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ یکم نومبر 2013ء
4:05 pm	تقاریر جلسہ سالانہ قادیان
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم
5:25 pm	الترتیل
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 28 مارچ 2008ء
7:00 pm	Shotter Shondhane
8:00 pm	تقاریر جلسہ سالانہ قادیان
8:30 pm	آداب زندگی
9:05 pm	راہ ہدیٰ
10:35 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	لجنہ اماء اللہ جرمنی اجتماع

21 جنوری 2014ء

12:35 am	پریس پوائنٹ
1:35 am	راہ ہدیٰ
3:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 28 مارچ 2008ء
4:10 am	جلسہ سالانہ قادیان
4:40 am	سیرت حضرت مسیح موعود
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:55 am	الترتیل
6:15 am	لجنہ اماء اللہ جرمنی اجتماع
7:30 am	کڈز ٹائم
8:00 am	آداب زندگی
8:35 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 28 مارچ 2008ء
9:35 am	شمائل نبویؐ
10:00 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	گلشن وقف نو
1:30 pm	آسٹریلین سروس
2:00 pm	سوال و جواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 17 جنوری 2014ء
5:05 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:30 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	ریئل ٹاک
7:00 pm	Shotter Shondhane
8:10 pm	سپینش سروس
8:35 pm	ظل اور بروز کی حقیقت
9:30 pm	سیمینار سیرت النبی ﷺ
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:30 pm	گلشن وقف نو

درخواست دعا

مکرم رانا سلطان احمد خان صاحب سیکرٹری امور عامہ باب الابواب غربی ربوہ لکھتے ہیں۔

خاکسار کے چچا جان مکرم رانا محمد صادق صاحب جرمنی حال دارالعلوم وسطی ربوہ کو نمونیہ کی شدید تکلیف ہوگئی ہے۔ جس کی وجہ سے طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں زیرعلاج ہیں۔ بخار کچھ کم ہوا ہے مگر کمزوری کافی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پریشانی سے محفوظ رکھے اور فعال زندگی عطا کرے۔ آمین

☆............☆............☆

ربوہ میں طلوع و غروب 9۔جنوری

طلوع فجر	5:43
طلوع آفتاب	7:07
زوال آفتاب	12:15
غروب آفتاب	5:24

ایم ٹی اے کے آج کے اہم پروگرام

9 جنوری 2014ء

1:30 am	دینی و فقہی مسائل
2:00 am	آخری زمانہ کی علامات
3:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 7 مارچ 2008ء
6:35 am	جلسہ سالانہ جرمنی
7:45 am	دینی و فقہی مسائل
9:50 am	لقاء مع العرب
12:15 pm	حضور انور کا دورہ سکنڈے نیویا 6 ستمبر 2005ء
2:00 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
9:15 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
11:30 pm	حضور انور کا دورہ سکنڈے نیویا

کمر درد کیپسول
کمر درد کی مفید دوا
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PH:047-6212434-6211434

الرحمن پراپرٹی سنٹر
اقصیٰ چوک ربوہ۔ موبائل:0301-7961600
0321-7961600
پروپرائیٹر: رانا حبیب الرحمن فون دفتر:6214209
Skype id:alrehman209
alrehman209@yahoo.com
alrehman209@hotmail.com

رابطہ: مظفر محمود
Ph:042-5162622, 5170255, 5176142
Mob:0300-8446142
محمود موٹرز
نئی پرانی گاڑیوں کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
555-A Maulana Shokat Ali Road
Faisal Town, LAHORE.

FR-10

طاہر آٹو ورکشاپ
ورکشاپ ٹیکسی سٹینڈ ربوہ
ہمارے ہاں پٹرول، ڈیزل EFI گاڑیوں کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے نیز تمام گاڑیوں کے جینئن اور کابلی سپیئر پارٹس دستیاب ہیں
فون: 0334-6360782,0334-6365114

نورتن جیولرز ربوہ
فون گھر 047-6211971
فون 6214214
دکان 6216216

DUSK
The Chinese Cuisine
Order for Chinese Food
Takeaway & Home Delivery
Just Call (Tariq)0323-5753875
0300-4024160, Rabwah

چلتا ہوا کاروبار برائے فروخت
ربوہ کی سب سے بہترین لوکیشن پر واقع
ورائٹی ہٹ جنرل اینڈ کاسمیٹکس سٹور
مین اقصیٰ روڈ چیمہ مارکیٹ ربوہ 0476212922
03346360340-03336706696